شذرات

متحدہ عرب جمہوریہ یعنی مصر میں اوقاف سے متعلقہ محکمے جو وہاں ایک مستقل وزارت - وزارۃ الاوقاف کے تحت ہیں، کیا کام کرتے ہیں اور ان کے کام کرنے کا طریقہ کیا ہے ؛ اُن کی تفصیلات ایک کتاب سے جو ہمیں قاہرہ سے ملی ہے حاصل ہوئی ہیں۔ یہ یاد رہے کہ مشرق قریب کے مسلمان ملکوں میں عرصۂ دراز سے اوقاف کا نظام موجود ہے۔ اور گو ترکی میں اتاترک کے برسر اقتدار آنے کے بعد اوقاف کی جداگانہ حیثیت ختم کر دی گئی، لیکن عرب ملکوں میں اوقاف کا مستقل نظام موجود ہے۔ اور تمام تر دینی اور فلاح عامہ کی سرگرمیاں اُس کے دائرہ کار میں داخل ہیں۔

۱۸۸۲ء میں مصر پر برطانیہ کا براہ راست تو نہیں بالواسطہ قبضہ ہو گیا تھا۔ اور اس کے نتیجے میں حکومت مصر کے تمام محکمے انگریز افسروں کی نگرانی میں آ گئے، لیکن ایک محکمہ اوقاف ایسا تھا جو اس نگرانی سے آزاد رہا اور بھلا بُرا جس طرح بھی ہو سکا، مصری اُسے چلاتے رہے۔

حالیہ سالوں میں متحدہ عرب جمہوریہ کے نظام اوقاف میں کافی تبدیلیاں کی گئی ہیں اور اس کی افادیت اور کارکردگی کو موجودہ زمانے کی ضرورتوں کے مطابق کرنے کے لئے اُسے بالکل نئے طریقوں پر ڈھالا گیا ہے۔ یہ نظام دو بڑے شعبوں پر مشتمل ہے۔ ایک دعوتِ اسلامیہ کا ادارہ عامہ اور دوسرا 'مجلس اعلیٰ للشئون الاسلامیہ'۔

پہلے شعبے سے متعلق یہ کام ہیں، "متحدہ عرب جمہوریہ کی تمام مساجد کی خواہ وہ حکومت کی تعمیر کردہ ہوں یا عام لوگوں کی، فعال نگرانی۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں مسجد وہ مقام حاصل کرے، جو اُسے عہد نبوی اور صحابہ و تابعین کے دور میں حاصل تھا یعنی وہ عبادت گاہ بھی ہو، درس گاہ بھی۔ وہاں مسلمان مل کر صلاح و مشورہ بھی کریں، صدقہ و خیرات کا وہ مرکز ہو، اور اُس کے ذریعہ مسلمانوں میں تعاون اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے کام ہوں"

اسی شعبے نے قرآن کی اشاعت، اُسے حفظ کرنے کی حوصلہ افزائی اور اُسے ریکارڈ کرنے کے کام بھی اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ اس کے لئے وزارتِ اوقاف نے کوئی دس لاکھ پونڈ کے خرچ سے قاہرہ کے ایک مرکزی مقام پر 'دار القرآن' کے نام سے ایک شاندار عمارت تعمیر کی ہے۔ اس کے علاوہ مصر کے مشہور قاریوں کی قرأت کے ریکارڈ تیار کرائے ہیں، جو اندرونِ مصر اور باہر فراہم کئے جاتے ہیں۔

اسی شعبے کے ذمے یہ بھی کام ہے کہ وہ ملک کے اندر مختلف شہروں میں اسلامی کتابوں کی لائبریریاں قائم کرے، اور دوسرے ملکوں کو بھی اسلامی کتابوں کے عطیات دے۔ اس کے علاوہ یہ شعبہ وہ مسودات،